

14046 - آخري عشره كا اعتكاف كرنے والا اعتكاف والي جگہ ميں كب داخل ہو اور كب نكلے؟

سوال

ميں رمضان المبارك كا آخري عشره اعتكاف كرنا چاہتا ہوں، اور یہ معلوم كرنا چاہتا ہوں كہ مسجد ميں كب جاؤں اور وہاں سے كب نكلوں؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

اعتكاف والي جگہ ميں داخل ہونے كے متعلق جمہور علماء كرام جن ميں آئمہ اربعہ امام ابوحنيفہ، امام مالك، امام شافعي اور امام احمد رحم اللہ تعالي شامل ہيں ان سب كا مسلك یہ ہے كہ: جو كوئي بھي رمضان المبارك كے آخري عشره كا اعتكاف كرنا چاہے وہ اكيسويں رات كو غروب شمس سے قبل مسجد ميں داخل ہو انہوں نے مندرجہ ذيل دلائل سے استدلال كيا ہے:

1 - نبی كريم صلي اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے كہ آپ صلي اللہ عليہ وسلم رمضان المبارك كے آخري عشره كا اعتكاف كيا كرتے تھے. متفق عليہ.

يہ اس بات كي دليل ہے كہ نبی كريم صلي اللہ عليہ وسلم راتوں كا اعتكاف كرتے تھے نہ كہ دنوں كا، اس ليے كہ عشر راتوں كي تميز ہے، اللہ سبحانہ و تعالي كا فرمان ہے:

(اور دس راتوں كي قسم) الفجر (2)

اور آخري عشره اكيسويں رات سے شروع ہوتا ہے .

تواس بنا پر اعتكاف كرنے والا اكيسويں رات غروب شمس سے قبل مسجد ميں داخل ہو.

2 - ان كا کہنا ہے كہ: اعتكاف كرنے كا سب سے عظيم اور بڑا مقصد ليلة القدر كي تلاش ہے ، اور اكيسويں رات آخري عشره كي تاق راتوں ميں سے ہے لہذا یہ احتمال ہوسكتا ہے كہ يہي رات ليلة القدر ہو، اس ليے اسے اس رات اعتكاف كي حالت ميں ہونا چاہيے.

امام سندي کا حاشیة النسائي میں یہی کہنا ہے، مزید دیکھیں: المغني (4 / 489)

لیکن امام بخاري اور امام مسلم نے عائشہ رضي الله تعالى عنها سے بیان کیا ہے وہ کہتی ہیں " رسول كريم صلي الله عليه وسلم جب اعتكاف کرنا چاہتے تو اپنی اعتكاف والي جگہ میں نماز فجر کے بعد داخل ہوتے۔ صحیح بخاري حدیث نمبر (2041) صحیح مسلم حدیث نمبر (1173) .

بعض علماء سلف نے اس حدیث کے ظاہر کو دیکھتے ہوئے یہ کہا ہے کہ وہ اعتكاف کرنے والي جگہ میں نماز فجر کے بعد داخل ہو، مستقل فتويٰ کمیٹی (اللجنة الدائمة) کے علماء کرام نے بھی اسی کو لیا ہے دیکھیں فتاويٰ اللجنة الدائمة (10 / 411) اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی کو لیا ہے . دیکھیں فتاويٰ ابن باز (15 / 442) .

لیکن جمہور علماء کرام نے اس حدیث کے دومیں سے ایک جواب دیا ہے:

اول:

نبی کریم صلي الله عليه وسلم غروب شمس سے قبل اعتكاف کرچکے تھے لیکن وہ خاص اعتكاف والي جگہ میں نماز فجر کے بعد داخل ہوئے۔

امام نووي رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

(نبی کریم صلي الله عليه وسلم جب اعتكاف کرنا چاہتے تو نماز فجر ادا کرتے اور پھر اپنی اعتكاف والي جگہ میں داخل ہوجاتے)

اس حدیث سے انہوں نے دلیل لی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اعتكاف کی ابتداء دن کے شروع سے کیا جائے گا، امام اوزاعي، امام ثوري اور لیث کا بھی ایک قول یہی ہے، اور امام ابوحنيفہ اور امام شافعي اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص مہینہ یا دس دن کا اعتكاف کرنا چاہے تو وہ اعتكاف میں غروب شمس سے قبل داخل ہو، اور انہوں نے اس حدیث کی تاویل یہ کی ہے کہ نبی کریم صلي الله عليه وسلم نماز فجر کے بعد اعتكاف والي جگہ میں داخل ہوئے اور خلوت اختیار کی یہ نہی کہ اعتكاف کی ابتدا کا وقت ہی یہ ہے بلکہ نبی کریم صلي الله عليه وسلم نماز مغرب سے قبل ہی مسجد میں اعتكاف کرچکے تھے اور جب نماز فجر ادا کی تو علیحدگی اور خلوت اختیار کرلی .

اھ

دوسرا جواب :

حنابلہ میں سے قاضي ابويعلي رحمہ اللہ نے یہ جواب دیا ہے کہ: اس حدیث کو اس پر محمول کیا جائے کہ نبی کریم صلي الله عليه وسلم بیس تاریخ والے دن ایسا کیا کرتے تھے، امام سندي رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: یہ جواب نظر کو بہاتا

ہے اور اعتماد کے اعتبار سے بھی بہتر اور اولیٰ ہے . اھ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا:

اعتکاف کب شروع کیا جائے گا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

جمہور اہل علم کا مسلک یہ ہے کہ: اعتکاف کی ابتدا اکیسویں رات ہے نہ کہ اکیسویں تاریخ کی فجر، اگرچہ بعض علماء کرام نے بخاری شریف میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث (جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی تو اپنے اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوئے) سے استدلال کرتے ہوئے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ اعتکاف کی ابتدا اکیس تاریخ کی نماز فجر سے ہوتی ہے، لیکن جمہور علماء کرام نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت لوگوں سے علیحدہ ہوئے، لیکن اعتکاف کی نیت رات کے شروع میں ہی کی، اس لیے کہ آخری عشرہ کی ابتداء بیس تاریخ کے غروب شمس سے ہوتی ہے۔ اھ

دیکھیں : فتاویٰ الصیام صفحہ نمبر (501)

اور صفحہ (503) پر کہتے ہیں:

اعتکاف کرنے والے کا آخری عشرہ میں دخول اکیس تاریخ کی رات غروب شمس سے ہوتا ہے، اور یہ اس لیے کہ آخری عشرہ کے دخول کا یہی وقت ہے، اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث اس کے معارض نہیں اس لیے کہ اس کے الفاظ مختلف ہیں، لہذا مدلول لغوی کا قریب ترین لیا جائے گا اور وہ صحیح بخاری کی روایت میں ہیں:

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان المبارک میں اعتکاف کیا کرتے تھے، اور جب صبح کی نماز ادا کرتے تو اپنی اعتکاف والی جگہ میں داخل ہوجاتے۔ صحیح بخاری (2041)

تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ قول کہ (اور جب صبح کی نماز کر لیتے تو اپنی اعتکاف والی جگہ میں داخل ہوجاتے) اس بات کا متقاضی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھہرنا دخول سے قبل ہے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجد میں ٹھہرنا ان کا اعتکاف والی جگہ میں داخل ہونے سے قبل ہے) اس لیے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول (اعتکف) فعل ماضی ہے اور اصل یہ کہ اس کا استعمال اس کی حقیقت میں کیا جائے۔ اھ

دوم :

اعتکاف سے نکلنے وقت : اعتکاف کرنے والا شخص اپنے اعتکاف کو رمضان المبارک کے آخری دن کے سورج غروب

ہونے پر ختم کرے گا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

اعتکاف کرنے والا شخص اپنے اعتکاف سے کب نکلے گا، آیا عید کی رات غروب شمس کے بعد یا عید کے دن نماز فجر کے بعد؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

اعتکاف کرنے والا شخص اپنے اعتکاف سے رمضان المبارک ختم ہونے پر نکلے گا، اور رمضان المبارک کا اختتام عید کی رات غروب شمس پر ہوجاتا ہے۔ اھ دیکھیں: فتاویٰ الصیام (502) .

مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں ہے کہ:

رمضان المبارک کے عشرہ کا اعتکاف رمضان کے آخری دن غروب شمس کے وقت ختم ہوجائے گا۔ اھ

دیکھیں فتاویٰ اللجنة الدائمة (10 / 411)

اور اگر وہ اپنے اعتکاف والی جگہ میں نماز فجر اور نماز عید ادا کرنے تک رہنا اختیار کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، بعض سلف نے اسے مستحب قرار دیا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ انہوں نے بعض اہل علم کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے ہوئے دیکھا وہ لوگوں کے ساتھ عید الفطر ادا کرنے کے سے پہلے اپنے گھر واپس نہیں پلٹتے تھے، امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: مجھ تک یہ پہلے دور کے اہل فضل و علم سے پہنچا ہے اور اس مسئلہ میں میں نے سب سے بہتر یہی سنا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کہتے ہیں: جو کوئی رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا و پیروی کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اکیسویں رات غروب شمس سے قبل ہی مسجد میں داخل ہوجائے تا کہ اس سے کچھ بھی نہ چھوٹ سکے، اور عید کی رات غروب شمس کے بعد وہاں سے نکلے، چاہے مہینہ کمی والا ہو یا زیادہ (یعنی تیس یوم ہوں یا کم) اور افضل و بہتر یہ ہے کہ وہ عید کی رات مسجد میں ہی گزارے تاکہ نماز وہیں ادا کرسکے، یا پھر اگر نماز عید عیدگاہ میں ادا کریں تو وہ وہیں سے عیدگاہ جائے۔ اھ

دیکھیں: المجموع للنووي (6 / 323)

اور جب اعتکاف سے ہپی وہ نماز عید کے لیے جائے تو اس کے لیے عیدگاہ جانے سے قبل غسل اور زیب وزینت اختیار کرنا مستحب ہے، اس لیے کہ یہ عید کی سنن میں شامل ہے۔

اس کی تفصیل کے لیے سوال نمبر (36442)

والله اعلم .